وہی ہے ذاکرِ کامل جہاں میں اے شاغلؔ
لبوں پہ جن کے محمدؐ کا ذکرِ اعظم ہے

ذکرِ اعظم

نعتوں کا مجموعہ

شاغل ادیب
ایم ۔ اے



نیرنگِ ادب پبلیکیشنز
۴/۹/۳۰۴ - ۴ - ۱، زیب منزل، مشیر آباد
حیدرآباد، اے ۔ پی ۔ ۴۸

*

انتساب

میں اپنی اس تصنیف کو اپنے والدین

مرحوم شیخ تاج الدین صاحب

اور

مرحومہ بیگم زینب تاج صاحبہ

کے نام معنون کرتا ہوں جن کی شفقت و پرورش

نے مجھے اس قابل بنایا

شاغلؔ ادیب ایم۔ اے

—(٥)—

طبع اول — ۱۹۸۹ء

تعداد — ۱۰۰۰

قیمت — ۵/= (پانچ روپے)

طباعت — اعجاز پرنٹنگ پریس، چھتہ بازار

ترتیب — اختر شمیم

سرورق — ایاز تبسم



ذکرِ اوّل

اقبال ہاشمی (ایم اے)



"ذکرِ اعظمؐ" - میری نظر میں

نعت گوئی سنّتِ خداوندی ہے۔ اور یہ نعمتِ عظمیٰ سب کے حصّے میں نہیں آتی۔ قرآنِ حکیم کی بے شمار آیات، حضورِ اکرمؐ کی شان میں نعتیں ہی تو ہیں۔ حضورؐ کے بعض چاہنے والوں نے تمام کلامِ خداوندی کو مکمل نعت ثابت کر دکھایا ہے۔

صحابۂ کرام میں حضرت حسّان بن ثابت نے نعت گوئی کے ذریعہ حضورِ اکرمؐ کی محبتوں سے اپنا دامن بھر لیا۔ اور بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال قائم کر دی۔

عربی اور فارسی زبانوں میں نعتیں بڑی کثرت سے کہی گئی ہیں لیکن اردو زبان و ادب میں بھی ان کی کمی نہیں حضورِ اکرمؐ کو چاہنے والے اردو شعرا نے اردو زبان و ادب کو نعتؐ سے محروم نہیں کیا۔ غالب و حالی نے بھی نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ اور علامہ اقبال کے کلام کا بہت بڑا حصہ عشقِ نبیؐ سے عبارت ہے۔

حیدرآباد ایک ایسا شہر ہے جہاں اردو زبان و ادب کا ہمیشہ بول بالا رہا ہے۔ اس سرزمین پر بے شمار نعت گو شعرا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اور یہیں پیوندِ زمین ہو گئے۔ عصرِ حاضر میں شاعروں کی ایک اچھی خاصی تعداد نعتؐ کہنے میں مشغول ہے۔ جس میں شاغل ادیب بھی شامل ہیں۔ شاغل ادیب یوں تو ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کرتے ہیں لیکن ان دنوں یہ نعت گوئی کی جانب بڑی شدت سے متوجہ ہیں۔

ان کی نعتوں کے پہلے مجموعہ "ذکرِ اعظم" کا مسودہ میرے سامنے ہے جس میں ایک حمد اور ۴۲ نعتیں شامل ہیں۔ یہ مجموعہ دراصل ایک بے لوث نذرانۂ عقیدت ہے جو ایک شاعر اپنے محسنِ اعظمؐ کے حضور میں پیش کر رہا ہے۔ شاغلؔ ادیب نے واقعی عقیدت میں ڈوب نعتیں کہی ہیں۔ یہ شعر اس تاثر کا بہتر غماز ہے۔

سب چاہتوں پہ بھاری ہے چاہت رسولؐ کی
ہے قربتِ رب اصل میں قربت رسولؐ کی

میں نے ابتدا میں کہا تھا کہ نعت گوئی ہر کسی کے حصّے میں نہیں آتی اس بات کو شاغلؔ ادیب نے بھی نہایت ہی واضح طور پر یوں کہا ہے

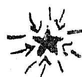
سخن کے یوں تو کئی ہیں دھنی مگر شاغلؔ
یہ سچ ہے چند ہی کو نعتؐ کا خزانہ ملا

اور پھر

مجھ سے عاصی سے نعتؐ کیا ہو گی۔ آپؐ کی ہے عطا رسول اللہ اور آخر میں یہ شعر جس میں مجموعہ کا نام بھی شامل ہے۔

وہی ہے ذاکرِ کامل میں جہاں میں اے شاغلؔ
لبوں پہ جس کے محمدؐ کا ذکرِ اعظم ہے

تاہم شاغلؔ ادیب کا یہ نذرانۂ خلوص و عقیدت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ویسے کہنے کو اور بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن جب یہ مجموعہ آپ خود بھی پڑھیں گے اور جو کچھ اس کے بارے میں محسوس کریں گے وہی اہم ہے۔



حمد

ہیں تعریفیں ساری ترے واسطے
ہے توصیف ہر اک ترے ہی لیے
ہر اک جا ہر اک سو ہیں چرچے ترے
تصدق، نثار اس تری شان کے

میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

خدایا! تو آقائے ارض و سما
نہیں تجھ سا رازق کوئی دوسرا
بشر کیا، ملائک ہیں تیرے گدا
چرندے، پرندے ہیں تجھ پر فدا

میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

نہاں تو ہے لیکن ہے سب پر عیاں
ترے جلوے ہر گام ہر سمت یاں
ترا عکس کامل، مہ و کہکشاں
تری ضو سے روشن ہے دن میں جہاں

میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

خدایا! نہیں کوئی ثانی ترا
سوا تیرے ہر چیز کو ہے فنا
تو جاری و ساری ہے صبح و مسا
ازل تا ابد ہے تجھی کو بقا
میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

تو مولا بڑا ہی طرحدار ہے
تو ستّار و غفّار و جبّار ہے
تو کہ نیک بندوں کا دلدار ہے
مگر حق میں عاصی کے قہار ہے
میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

ہنر میں نہیں کوئی تیری نظیر
ہے اک ایک کوتاہی کا تو بصیر
ہے تو کارناموں سے اپنے کبیر
سبھی معرکوں کا ہے تو ہی نصیر
میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

ثنا مجھ سے عاصی سے کیا ہو تری
دو عالم میں عظمت ہے تیری بڑی

ثنا خواں ہیں تیرے فرشتے سبھی
رہے وصف خواں تیرے سارے نبی
میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

کرم کر کرم تو کہ رحمان ہے
کرم کر کرم تو کہ منّان ہے
ہو نظرِ عنایت تو حنّان ہے
نوازش ہو مجھ پر تو سلطان ہے
میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

میں ناداں ہوں تو ہے نسیمِ عظیم
میں بندہ ہوں تو ہے کریمِ عظیم
میں بے کس ہوں تو ہے رحیمِ عظیم
میں عاصی ہوں تو ہے حلیمِ عظیم
میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

رہ دنیا میں سیدھی تو مجھکو چلا
رہے دل میں روشن دیا دین کا
خطاؤں سے دامن مرا تو بچا
مجھے یاں سے یارب با ایماں اٹھا

میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے

گنہگار ہوں، ہوں بڑا بے ادب
مرے کام عقبیٰ میں آنا تو رب
خطائیں مری بخش دینا تو سب
یہی شعر شاغلؔ کا گائیں گے لب

میں کرتا ہوں سجدے خدایا تجھے
نہیں کوئی بڑھ کر تری ذات سے



دُعَا

مرے مولا! مجھ پر کرم کی نظر کر
میں آیا ہوں تھک ہار کر تیرے در پر
گنہگار ہوں میں ترا، مجھ کو مولا
معاف اپنے محبوبؐ کے صدقے میں کر
بنوں دل سے میں شاغلؔ نیک نامی
مجھے تو بتانا اب انسان بہتر



تمہارا نام مرے لب پہ تا حیات چلے

نصیب میرے فلک کی نظر میں آج کھلے
زمیں بھی آج مجھے دیکھ دیکھ ہاتھ ملے
اندھیرے ذہن سے رنج و محن کے آج ڈھلے
تمہاری چاہ کے جب دیپ دل میں میرے جلے
ہر ایک گام کئی طور ساتھ ساتھ چلے

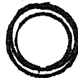
گناہگار ہوں، روشن ہے پھر بھی میرا نصیب
ہوں دور تم ﷺ سے بظاہر مگر ہوں پھر بھی قریب
یہ اک حقیقتِ قلبی ہے میری اپنی عجیب
تمہارا غم ہے متاعِ نشاطِ خلد حبیب ﷺ
ملے گی خلد اسے جو تمہارے غم میں جلے

تمہاری اور ہی ہر لمحہ روح مائل ہے
تمہارے واسطے پل پل یہ جان گھائل ہے
دیارِ طیبہ مرا جادہ میری منزل ہے
رسول ﷺ! دھیان تمہارا ہے میں ہوں اور دل ہے
مجھے دماغ کہاں دن ڈھلے کہ رات ڈھلے

میں کیا ہوں تم ہو کیا معلوم سارے راز مجھے
ملا ہے تم سے ملے گا سدا نیاز مجھے
ہمیشہ دہر میں تم رکھو سرفراز مجھے
میں اُمّتی ہوں تمہارا ہے اس پہ ناز مجھے
جو کوئی جلتا ہے مجھ پر مری بلا سے جلے

تمہاری چاہ مجھے گدگدائے روز و شب
تمہاری یاد گھر صدر لائے روز و شب
حضورؐ! خیال تمہارا لبھائے روز و شب
تمہارا ذکر ہی دل میں سمائے روز و شب
تمہارا نام مرے لب پہ تا حیات چلے

یہی ہے خواہش ہر نیک و بد پیارے نبیؐ
یہی تمنّا ہے ہر کس کی اور نا کس کی
یہی ہے آرزوئے قلبِ زاہد و عاصی
دعائے شاغلِ انساں رفیق بھی ہے یہی
ہو فیض سب پہ تمہارا، کوئی نہ ہاتھ ملے



ہے کرم آپؐ کا رسول اللہ
ورنہ میں ہوں ہی کیا، رسول اللہ
مجھ سے عاصی سے نعتؐ کیا ہو گی
آپؐ کی ہے عطا رسول اللہ



اے مرے مصطفیٰؐ کرم کیجے

دین کے رہنما کرم کیجے
اے مرے مصطفیٰ کرم کیجے

اے رسولِ خدا کرم کیجے ٭ خاتم الانبیا کرم کیجے
دونوں عالم ہیں صیدِ کربِ الم ٭ شانِ ارض و سما کرم کیجے
سر پہ اُمّت کے حشر ہے ٹوٹا ٭ اے شفیع الورا کرم کیجے
مجھ پہ آساں ہو جادۂ ایماں ٭ اے نبی الہدیٰ کرم کیجے
ذہن و دل سے اندھیرے مٹ جائیں ٭ تم ہو بدر الدّجیٰ کرم کیجے
دن سا چمکا ئیے شبِ غم کو ٭ سیدی شمس الضحیٰ کرم کیجے
ہوں گناہ و سیہ سے میں نادم ٭ سید الاصفیا کرم کیجے
میں کہ ہوں خاکسار و کم رتبہ ٭ اے حبیب العلیٰ کرم کیجے

اب ہو شاغلؔ ادیب کی بخشش
ہم نوائے خدا کرم کیجے

خوشا کہ شہرِ محمدؐ میں آ گیا ہوں میں

گناہگار ہوں میں، قابلِ سزا ہوں میں
دلا بھی دیجئے بخشش کہ آپؐ کا ہوں میں

بڑے وثوق سے یہ بات کہہ رہا ہوں میں
حضور آپؐ ہیں میرے اور آپؐ کا ہوں میں

خوشا کہ مل ہی گیا دشتِ شر سے چھٹکارا
خوشا کہ شہرِ محمدؐ میں آ گیا ہوں میں

نگاہ کیجئے مجھ پر رسولِؐ چارہ گر
سپہر سے وقت کی زخمی بہت ہوا ہوں میں

ازل سے دامنِ اُمید ہے بھرا میرا
ازل سے آپؐ کے دربار کا گدا ہوں میں

پرکھ سکیں گے مجھے آپ ہی مرے آقاؐ
کہ بد فعال ہوں میں یا کہ پارسا ہوں میں

ادیب پروری، شاغل نوازی زندہ باد
عطائے عالیؐ سے ہمدوشِ ارتقا ہوں میں



مجھ کو بلا بھی لیجیے مدینہ مرے رسولؐ

دو بھر ہوا ہے ہجر میں جینا مرے رسولؐ
مجھ کو بلا بھی لیجیے مدینہ مرے رسولؐ

آگے بھنور ہے درد کا، اطراف سیلِ غم
اب ہاتھ آپؐ کے ہے سفینہ مرے رسولؐ

ہے دن نہ دن، نہ رات مرے واسطے ہے رات
ہے جینا کیا مرا بھی یہ جینا مرے رسولؐ

اب لالۂ امید کھلا دیجیے مرا
ہے تیرہ فام زخموں سے سینہ مرے رسولؐ

شبیر تھی بے مثال زمانے میں آپؐ کی
تھا لاجواب آپؐ کا جینا مرے رسولؐ

خوشبوئے عطرِ خلد ہے کہ میرے آس پاس
مہکا ہے آپؐ ہی کا پسینہ مرے رسولؐ

شاغلِ ادیب! نالۂ دل رنگ لائے گا
مجھ کو بلا ہی لیں گے مدینہ مرے رسولؐ



ادب کی حسیں داستاں ہیں محمدؐ

بہارِ خلوصِ جہاں ہیں محمدؐ
تمدن کا اِک گلستاں ہیں محمدؐ

یہ کیا پوچھتے ہو کہاں ہیں محمدؐ ؛ یہاں ہیں یہاں ہیں یہاں ہیں محمدؐ
یہ کس نے کہا کہ نہاں ہیں محمدؐ ؛ جدھر دیکھئے گا عیاں ہیں محمدؐ
ملے گی ہمیں خلد بے شک ملے گی ؛ گنہگاروں کے پاسباں ہیں محمدؐ
چھپی ہے بھلا ان سے کیا بات کوئی ؛ ہر اک بھید کے رازداں ہیں محمدؐ
کھلاتے تھے اوروں کو خود بھوکے رہ کر ؛ بڑے مونسِ بے کساں ہیں محمدؐ
ہیں وہ دافعِ کفر و باطل سراپا ؛ حقیقت کے روشن بیاں ہیں محمدؐ
اِدھر بات کی اور اُدھر دل میں اُتری ؛ احادث کے جادو بیاں ہیں محمدؐ
زمیں پر اجالوں کی برسات دیکھو ؛ تقدس کا اک آسماں ہیں محمدؐ
منازل عمل کی ہیں ٹھوکر پہ ان کی ؛ فن و علم کے کارواں ہیں محمدؐ
بھلا دیکھیں کس طرح جلوہ خدا کا ؛ نگاہوں کے اب درمیاں ہیں محمدؐ
ہیں دلبر وہ آقائے ارض و سما کے ؛ نگہبانِ کون و مکاں ہیں محمدؐ

نزاکت، لطافت، بلاغت، نفاست ۔ ادب کی حسین داستاں ہیں محمدؐ
انہیں کی بتاتی ہوئی رہ پہ چلنا ۔ الٰہی کے دیں کے نشاں ہیں محمدؐ
خدا مجھ کو شاغل نہ کیوں اب ملے گا
مرے سینے میں ضو فشاں ہیں محمدؐ



ان کا مقام اور تھا، وہ عرش پر گئے
سالارِ انبیا تھے، بڑا کام کر گئے

کچھ بھی نہ یاد ہم کو رہا، فرطِ شوق میں
طیبہ نگر گئے کہ ہم اللہ کے گھر گئے

یوں ختم مشکلیں ہوئیں جیسے کبھی نہ تھیں
فیضِ نبیؐ سے اپنے مقدر سنور گئے

آنکھوں کے آگے جھومتا ہے گنبدِ رسولؐ
کہتا ہے کون نالے مرے بے اثر گئے

جب آپؐ کا کرم تھا، ہر اک شخص دوست تھا
اب آپ نے بھلا دیا تو سب مکر گئے

شاغل ادیب! طیبہ نگینی کو صد سلام
ہم ہیں کہ یوں ہی ہند میں جیتے جی مر گئے

(میں ایماں کی اپنے بقا مانگتا ہوں)



غموں سے دکھوں سے رہا مانگتا ہوں
تمہارے کرم کی عطا مانگتا ہوں

کسے علم ہے تم سے کیا مانگتا ہوں
میں ایماں کی اپنے بقا مانگتا ہوں

مرض ایک کھاتا ہے ہر صبح مجھکو
میں ہر شام تم سے دوا مانگتا ہوں

سدا ہاتھ آگے تمہارے پساروں
بڑا بے ادب ہوں سزا مانگتا ہوں

ہوا ہر قدم سامنا بس بدی کا
میں اب نیکی کا راستا مانگتا ہوں

جہاں میں ہر اک دشمن جاں ہے میرا
مدینے میں آقا میں جا مانگتا ہوں

دلا دینا شاغل کو بخشش خدا سے
یہی تم سے آقا دعا مانگتا ہوں

سنسار میں تا عمر بڑے سکھ سے جیوں گا

فیضِ نبیؐ ہو مجھ پہ تو میں نعتؐ لکھوں گا
سنسار میں تا عمر بڑے سکھ سے جیوں گا

آنے دو ذرا گنبدِ خضرا مرے آگے
پیروں سے نہیں دیکھنا بل سر کے چلوں گا

جیتے جی تو ہے وردِ زباں نامِ محمدؐ
مر کے بھی سدا ذکر نبیؐ ہی کا کروں گا

اے صاحبِ بے سایہ ہو مجھ پر نگہہِ خیر
آرام سے ایماں کے میں سائے میں رہوں گا

اے نقشِ کفِ پائے حبیبِ خدا تو ملِ
میں جھوم کے سو بار تجھے سجدہ کروں گا

"نسبت سے نبیؐ کے مجھے مل جائے گا مولاؐ"
مصرعہ یہی میں بار بار دہراتا رہوں گا

رمضانِ مبارک میں ہوئی نعتؐ یہ شاغل
میں اس کو سخن گوئی کا انعام لکھوں گا

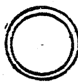
ہر طرف بڑھ رہی ہے تاریکی
آؤ اب روشنی کی بات کریں

دین و دنیا چمک اٹھیں گے پھر
آؤ اپنے نبیؐ کی بات کریں

-٥- -٥- -٥-

رفعتِ بندگی کا ذکر چلے
اوجِ پیغمبری کا ذکر چلے

وہ کہ جو عرش پر بلایا گیا
ہاں! اسی آدمی کا ذکر چلے



سفرِ طیبہ کا میرا یہ عزمِ محکم ہے

ہمیشہ مجھ کو خیالِ حضورِ اکرمؐ ہے
ہر ایک لمحہ عقیدت سے سر مراخم ہے
چراغِ دردِ جہانِ حیات مدھم ہے
تمہارے فیض سے احساسِ غم ہر اک کم ہے
مجھے ڈبو نہ سکے گا بھنور سمندر کا
سفرِ طیبہ کا میرا یہ عزمِ محکم ہے
گنہگار ہوں، پھر بھی حضورؐ یارب سے
تمہارے صدقے میں بخشش کی آس پیہم ہے
خدارا پاس بلا بھی لو اب رسولؐ مجھے
ہے زخمی دوری میں دل، اور چشم پُرنم ہے
سکوں نوازی نخلِ مصطفیٰؐ کے نثار
نہ فکرِ دہر ہے مجھ کو نہ زیست کا غم ہے
وہی ہے ذاکرِ کامل جہاں میں آشاغل
لبوں پہ جس کے محمدؐ کا ذکرِ اعظم ہے

●

دینِ یزداں کی ابتدا کا نام — سب رسولوں کی انتہا کا نام
لب پہ میرے تمام عمر چلے — اے خدا میرے مصطفیٰؐ کا نام

یہ سچ ہے چند ہی کو نعتؐ کا خزانہ ملا

کمالِ زیست ملا، شہرۂ زمانہ ملا
تمہاری نسبتِ عالی سے مجھ کو کیا نہ ملا

نگہ نگہ میں تصوّر رہا تمہارا ہی
قدم قدم پہ مدینہ مجھے سہانا ملا

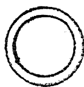
میں بے سہارا رہوں گا رسولؐ عقبیٰ میں
تمہارا مجھ کو جو دنیا میں آسرا نہ ملا

تمہارے فیض سے مجھ کو تو مل گئی منزل
وہ ہوں گے اور جنہیں خود کا بھی پتہ نہ ملا

کمالِ دیدہ وری ہے کہ یہ فرازِ جنوں
جدھر سے گزرا تمہارا ہی آستانہ ملا

یہی ہے جو بھی اسے راہِ مستقیم ملے
جو گزری اس میں تھا کچھ دورِ مجرمانہ ملا

سخن کے یوں تو کئی ہیں دھنی مگر شاغل
یہ سچ ہے چند ہی کو نعتؐ کا خزانہ ملا



تہذیبِ کائنات کے معمار آپؐ ہیں

شہکارِ زیست، عظمتِ کردار آپؐ ہیں
تہذیبِ کائنات کے معمار آپؐ ہیں

تسکینِ روح آپؐ ہیں دل کا قرار آپؐ
راحت مری حیات کی سرکار آپؐ ہیں

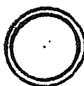
خوشبو ملے حضورؐ اک اک قلب و ذہن کو
پاکیزہ ذکر و فکر کے گلزار آپؐ ہیں

یٰسین میں ہیں آپ، مزمل میں آپؐ ہیں
قرآنِ حق کا مرکزی کردار آپؐ ہیں

ہیں مومنوں کے قلب کو اک راحتِ مدام
اور کافروں کی جان کو تلوار آپ ہیں

چمکے گا سدا حشر تک اسلام کا وجود
فانوسِ حق ہیں، مشعلِ انوار آپؐ ہیں

کیسے نظر ہوں شاغلؔ درد و الم حبیبؐ
ہیں چارہ گر مرے، مرے غم خوار آپؐ ہیں



سرکار آپؐ ہیں مرے سرکار آپؐ ہیں

والی ہیں آپؐ ہی مرے، مختار آپؐ ہیں
سرکار آپؐ ہیں مرے سرکار آپؐ ہیں

جلوہ دکھا بھی دیجئے اک پل مجھے حضورؐ
مقصودِ قلب و دیدۂ خونبار آپؐ ہیں

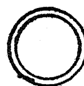
منزل رسی کی آرزو بر آئے گی ضرور
ہر گام ہم سفر مرے سرکار آپؐ ہیں

دی دوستی ہی آپؐ نے دشمن کو بھی رسولؐ
حسنِ سلوکِ انساں کا معیار آپؐ ہیں

کی آپؐ ہی نے ابتدا اسلام کی ہے سچ
ہے یہ بھی سچ رسولوں کے سردار آپؐ ہیں

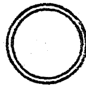
دل آپ کا، جاں آپؐ کی، ہر شئے ہے آپؐ کی
آقا مرے وجود کے حقدار آپؐ ہیں

اشرارِ تیرہ شاغلِ سجدہ میں دیکھنا
ربّ العلیٰ کے نور کا مینار آپؐ ہیں



محفوظ ہوں میں آپؐ کے مہرِ نگاہ سے

اوجِ بشر ہے آپؐ کے فیضِ نگاہ سے
مشکل تھا پانا عرش کا پستی کی راہ سے
اے مستیٔ شرابِ طہورہ ترے نثار
میں بچ گیا ہوں عارضی کیفِ گناہ سے
اب درد و غم کے طوفاں بگاڑیں گے کیا مرا
محفوظ ہوں میں آپ کے مہرِ نگاہ سے
جو مانگنا ہے مانگ بھی لو اور پا بھی لو
خالی گیا نہ کوئی بھی اس بارگاہ سے
شاغلؔ کے حق میں کیجیے آقا یہی دعا
شاغلؔ کی افسری کٹے بس عزّ و جاہ سے



اے رسولؐ خدا درود و سلام
اے شہِ انبیا درود و سلام
مجھ پہ کھُل جائیں دین کی راہیں
اے مرے رہنما درود و سلام

ہر کام میرا بگڑا بنا آپ سے حضورؐ

جینے کی ہم نے سیکھی ادا آپ سے حضورؐ
ہم کو ملا ہے درسِ وفا آپ سے حضورؐ

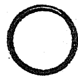
مل جائے راہ سیدھی مجھے بار بار رسولؐ
ہر گام میری ہے یہ دعا آپ سے حضورؐ

مشکل نہیں ہے کوئی بھی مشکل میرے لئے
ہر کام میرا بگڑا، بنا آپ سے حضورؐ

عزِ حیات، شہرتِ دوراں، وقارِ دیں
مجھ کو ہر اک فراز ملا آپ سے حضورؐ

ہر ایک اشکِ تر بنا اک گوہرِ عظیم
جینا مرا خزانہ بنا آپ سے حضورؐ

شاغل ادیب! نسبتِ نبوی یہ ہے نثار
سویا نصیب اس کا جگا آپ سے حضورؐ

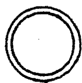


عروسِ گیتی سے کہہ دو بچھا دے راہ میں آنکھیں
وہ دیکھو نوشۂ معراج، حق کے آشنا آئے

بعدِ مولا سبھی تم ہو شاہِ عجمؐ

یا نبیؐ یا نبیؐ سرورِ محترمؐ
ہو نگاہِ کرم ، ہو نگاہ کرم
اِن دنوں ہم کہ ہیں صد شکارِ الم
ہو نوازش ذرا ہو عطائے کرم
ایک لمحہ نہیں فرصتِ رنج و غم
اب عطا ہو سکوں ہم کو شاہِ اُممؐ
اب خدارا بلا بھی لو طیبہ نگر
دوری میں گھٹ رہا ہے ہمارا یاں دم
ہے ہمارے اک اک پل کی تم کو خبر
حال کیا خاک تم کو لکھیں اپنا ہم
بعدِ مولا ہے سب یہ کچھ تمہارا حبیبؐ
بعدِ مولا سبھی تم ہو شاہِ عجمؐ
تم پہ نازل کی مولا نے اُمّ الکتاب
تم پہ قربان ہیں سارے لوح و قلم
اذنِ نظارۂ روضۂ پاک دو
مر مٹوں گا میں اس پر خدا کی قسم

فیضِ نبوی اگر یوں ہی جاری رہے
لکھے گا نعتؐ ہی شاغل اپنا قلم



مجھ کو اُونچا اُٹھانا مرے مصطفیٰؐ

آفتوں نے ہے گھیرا مرے مصطفیٰؐ
ہو سہارا تمہارا مرے مصطفیٰؐ

چاہتا ہے زمانہ تو ذلّت مری
مجھ کو اُونچا اُٹھانا مرے مصطفیٰؐ

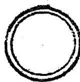
میں کہ گھائل ہوں نیز ہ سے حالات کے
زخم میرے مٹانا مرے مصطفیٰؐ

مرنے سے پہلے خواہش یہی اک ہے بس
مجھ کو طیبہ بلانا مرے مصطفیٰؐ

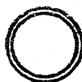
رات بھر چشم میں میری تم گھومنا
سانس سا آنا جانا مرے مصطفیٰؐ

بارشِ فیضِ نبوی ہو مجھ پر سدا
میری عزت بڑھانا مرے مصطفیٰؐ

میں گنہ گار ہوں اک بڑا اے رسولؐ
عیب میرے چھپانا مرے مصطفیؐ
ہوگی پُر نور یثرب کی اک اک گلی
ہوگا منظر سہانا مرے مصطفیؐ
ہے بھنور سامنے ظلم و آلام کا
پار کشتی لگانا مرے مصطفیؐ
بھٹکے ہے زیست کی راہ میں شاغل ادیب
شمع اس کو بتانا مرے مصطفیؐ

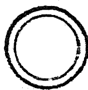


سرورِ مرسلینؐ کرم کیجیے
رحمت اللعالمینؐ کرم کیجیے
وقتِ محشر پڑا ہے اُمت پر
شافعِ مذنبینؐ کرم کیجیے



اب جو چاہیں تو سورج ٹھہر جائے گا

اے رسولِؐ خدا اب کرم کیجئے، میرا بگڑا مقدر سنور جائے گا
ہو نظر مجھ پہ اک ترچھی ہی سی سہی، میرا جیون یقیناً نکھر جائے گا
دل وہ جس میں بسیں آپؐ کی چاہتیں، دل وہ جس میں پلیں آپکے درد و غم
دل وہ دنیا کے ہر پیار کے درد سے، بے جھجک سر اٹھا کر گذر جائے گا
دنیا اپنی ہے عقبیٰ بھی اپنا حبیبؐ، ہاں مگر آپؐ کا آسرا چاہیئے
ورنہ دنیا تو دشمن ہے پہلے ہی سے، اور عقبیٰ بھی ہم سے مکر جائے گا
دل کو راحت نہ ہے نیند شب کو مجھے، زندگی سر بسر [illegible] سیماب ہے
آئے مسیحائے کون و مکاں رحم ہو، زخمِ دل مرا ہر ایک بھر جائے گا
قلب روشن نہ ہے روشنی چشم میں، ذہن ہے تیرہ چہرہ بھی بے نور ہے
گر ملے آپؐ سے روشنی پھر نئی، پل میں سنسار سارا نکھر جائے گا
ہیں یہ کہتے نبیؐ آپ اللہ کے، اس نے کیا کچھ نہیں ہے دیا آپؐ کو
چاند کو تو کیا تھا ہی شق آپؐ نے، اب جو چاہیں تو سورج ٹھہر جائے گا
ہے گنہ گار شاغل ادیب اک بڑا، لیکن اس کو بلا لیجئے طیبہ ذرا
دیکھئے جاں نثاری پھر اس کی رسولؐ، چھوڑ کر سر وہ روضہ سے مر جائے گا



ہے قربتِ رب اصل میں قربت رسولؐ کی

سب چاہتوں پہ بھاری ہے چاہت رسولؐ کی
ہے قربتِ رب اصل میں قربت رسولؐ کی

دیدارِ رب نصیب ہوا عرش پر انہیں
واضح ہے اہلِ فرش پہ عظمت رسولؐ کی

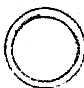
چل نکلو دُور ظلم کی بستی سے مومنو
درسِ عظیم دیتی ہے ہجرت رسولؐ کی

تھے بے کسوں کے والی، غریبوں کے شاہ تھے
تھی بے بسوں کے دل پہ حکومت رسولؐ کی

ذکرِ رسولؐ میں رہو گُم عاصیو سدا
جنّت سے کم نہیں ہے محبّت رسولؐ کی

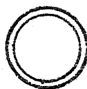
انسان کیا جنوں نے بھی صلّ علیٰ کہا
ظاہر ہے کائنات پہ عظمت رسولؐ کی

کی شادی آپ نے تھی خدیجہؓ سی بیوہ سے
شاغل ہے بے مثال شرافت رسولؐ کی



دیارِ مدینہ کو ہم جا رہے ہیں

عطائے رسولِ خداؐ ہے یہ ہمدم ، دیارِ مدینہ کو ہم جا رہے ہیں
تڑپتے رہے عمر بھر جس کو ہر دم ، تمنّائے دل آج وہ پا رہے ہیں
بڑی راحتیں ہیں، سکوں ہر میسر ، بھٹکنے کا خدشہ نہ لٹنے کا ہے ڈر
ہیں محکم ارادے ہی اب اپنے رہبر، مدینے کی راہیں وہ بتلا رہے ہیں
نگاہوں میں ہے سبز گنبد کا نقشہ ، یا کہ پھوٹے ہے انوار کا کوئی چشمہ
خوشا اے مقدر ہے صدقہ اسی کا، دل و ذہن ہم اپنے چمکا رہے ہیں
عطا روشنی ہو اور نورِ مجسّم ، ہو بخشش کرم کی ضیائے دو عالم
وہ دیکھو اندھیرے جہالت کے ہر دم، قدم پر ہر اک آج منڈلا رہے ہیں
مرے مصطفیٰؐ اب کرو رحم مجھ پر ، یہاں ہو گیا ہے مرا جینا دوبھر
ہے اطراف میرے بلا کا سمندر، بھنور یاس کے مجھ کو چکرا رہے ہیں
نظر شافعِ حشر ہو ایک ہم پر، قیامت کا ہے بار اب آج ہر سر
ہر اک روح لرزاں ، ہر ایک قلب مضطر، بدن خوف سے کانپتے جا رہے ہیں
جبیں سجدے میں اب ہیں شاغل زمیں کی، بچھا دینا آنکھیں سرِ راہ تم بھی
وہ معراج کے نوشہ عرشِ بریں سے ذرا دیکھو کس شان سے آ رہے ہیں



ہم دامنِ رسولؐ کے سائے میں آگئے

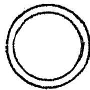
ہم راحتِ حیات ، سکوں دل کا پا گئے
آقا تمہارے فیض مقدر جگا گئے

تقدیر سے مرادِ دلِ تشنہ پا گئے
دہلیز پر تمہاری حضورؐ آج آ گئے

توحید کے گل ان کے دلوں میں مہک اٹھے
گلزار میں مدینے کے جو لوگ آ گئے

منزل ہی کیا ، ہوا انہیں دیدار بھی نصیب
نقشِ قدم حبیبؐ تمہارے جو پا گئے

شاغلؔ ادیب! خوف کیا اب غم کی دھوپ کا
ہم دامنِ رسولؐ کے سائے میں آ گئے



گزریں شام و سحر مدینے میں
میرا بن جائے گھر مدینے میں
ہے یہی آرزو کہ ہو جائے
عمر باقی بسر مدینے میں

مانگوں تو میں کیا مانگوں بھلا اور کسی سے

مانگوں تو میں کیا مانگوں بھلا اور کسی سے
سب کچھ تو مجھے مل چکا ہے اپنے نبیؐ سے

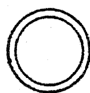
ہے مجھ پہ کرم عام شب و روز خدا کا
نسبت ہے مجھے خاص رسولِ عربیؐ سے

منزل کے لئے راستے ہر شہر کے چھانے
منزل ملی ہے مجھ کو مدینے کی گلی سے

میں ہوں گدا ان ہی کا، غلام ان ہی کا ہوں
لینا ہے مجھے جو بھی میں لے لوں گا انہی سے

ہے گنبدِ خضرائے منوّر مرے آگے
اور چشم میں ہیں اشک مری فرطِ خوشی سے

شاغل! درود دیتا ہے راحت سدا دل کو
تا عمر نجات ایک ملی مجھ کو غمی سے



جناب محمد ثناء اللہ صاحب
ایم۔اے، اسلامک اسٹڈیز

یہ سچ ہے چند ہی کو نعتؐ کا خزانہ ملا

ہم سب جانتے ہیں کہ نعت گوئی محبتِ رسولؐ کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔
علامہ اقبال نے حقیقتِ عشق اور اس کی حد بندی کو یوں واشگاف کیا ہے

عشق تمام مصطفیٰ عقل تمام بولہب

ماہر القادری نے اپنی ایک نعت میں نعت گوئی کو پل صراط سے تعبیر کیا ہے۔

کس بیم و رجا کے عالم میں، طیبہ کی زیارت ہوتی ہے
اک سمت شریعت ہوتی ہے اک سمت محبت ہوتی ہے

شریعت ہر چیز کی ایک حد مقرر کرتی ہے۔ اور محبت تمام حدود کو توڑ کر رکھ دیتی ہے شاعری میں جہاں عموماً غلو اور مبالغہ سے پیدا ہوتی ہے مگر یہ چیزیں شریعت نے روا نہیں رکھیں۔ اسلام یقیناً اعتدال کا مذہب ہے۔ امن کا داعی ہے۔ اس میں غلو و مبالغہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر اس اصول پر نعت گوئی کی جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں شاغل ادیب صاحب نے جو کچھ لکھا ہے، عشقِ رسولؐ میں ڈوب کر لکھا ہے۔ "ذکرِ اعظم" کی اشاعت پر میں انہیں اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ خدائے تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمائے اور ان کی کوتاہیوں کو اپنی رحمتِ واسعہ سے درگذر فرمائے۔ (آمین)

-2- -2- -2-